بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

سہ شنبہ

جلد | یکم ماہ اخاء ۱۳۲۵ ہش | ۵ ذیقعدہ ۱۳۶۵ ھ | یکم ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۲۹

مدینۃ المسیح

نئی دہلی ۲۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۰ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کو دردِ نقرس سے نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۵ اکتوبر کو کھلیں گے۔

آج بعد نماز مغرب ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر نے اپنے دو لڑکوں عبدالمنان صاحب و عبدالسلام صاحب کی دعوت ولیمہ دی۔ جس میں بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔

مشکلات کے ہجوم میں کیا کرنا چاہیئے

حزم و احتیاط دور اندیشی و عاقبت بینی کو تو کسی وقت بھی نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے لیکن جب ہر طرف خطرات ہی خطرات نظر آتے ہوں۔ جگہ جگہ ٹھوکریں موجود ہوں اور ایسی یہ حالت ہو کہ بے سروسامانی انتہا کو پہونچی ہوئی ہو۔ بے انتظامی اور بدنظمی میں کوئی کسر نہ رہ گئی ہو۔ تو ضروری ہے۔ کہ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھا جائے اور ہر حرکت سوچ سمجھ کر کی جائے۔

اس میں شک نہیں کہ شدید رنج اور صدمہ کے وقت بعض اوقات انسان آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور جو مونہہ میں آتا ہے کہہ گزرتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کلام نہیں کہ ہر ایسا واقعہ اپنی یادگار میں رنج اور افسوس کے سوا کچھ نہیں چھوڑتا۔ اور بارہا ایسا نقصان پہونچ جاتا ہے۔ جس کی تلافی ناممکن ہوتی ہے۔

اس وقت ہندوستان کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک کے مسلمانوں میں اپنے مستقبل کے متعلق بے حد تشویش اور خوف پھیلا ہوا ہے۔ اور یہ کچھ بے جا بھی نہیں۔ ماضی میں جو کچھ ان سے ہوتا آیا ہے۔ اس نے ان کے مستقبل کو بالکل دھندلا دیا ہے۔ اور حال خوفناک سے خوفناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں اگر کوئی دل جلا آہ بھی کرتا ہے تو وہ الٹی پڑتی ہے۔ اور مسلمانوں کی بیکسی اور بے بسی میں اضافہ کا باعث بن جاتی ہے حال ہی میں پنجاب کے چار روزانہ اخبارات سے تین تین ہزار روپیہ کی ضمانتیں طلب کی گئی ہیں۔ ان میں سے دو مسلمان ہیں "زمیندار" اور "احسان" اور دو غیر مسلم ہیں "پربھات" اور "پرتاپ"۔ مگر جہاں یہ غریب مسلمان اخبارات کیلئے ایک بہت بڑی مصیبت ہے کافی شدید ہے وہاں غیر مسلم اخبارات کیلئے بوجہ اسکے کہ ہندو انکی کافی قدر و منزلت کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ کسی قوم کی زندگی کا بہت کچھ انحصار اس کے اخبارات کے مضبوط ہونے پر ہوتا ہے تین ہزار کی طلبی کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ جہاں اخبار "زمیندار" کو اس رقم کے لئے مسلمانوں مسلم لیگ اور پاکستان کے ہر حامی سے اپیل کرنی پڑی ہے۔ وہاں "پربھات" نے تو لکھا ہے۔ کہ "ایشور کی کرپا ہے"۔ اور "پرتاپ" نے لکھا ہے "ضمانت کی تازہ ضبطی و طلبی پر ماتم منانے کی ضرورت نہیں"۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اگر کسی موقعہ پر ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی پالیسی بھی اختیار کی جائے۔ تو مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے کس قدر مختلف نتائج مرتب ہوتے ہیں انہی ایام میں حکومت بمبئی نے متعدد مسلم اخبارات سے ضمانتیں طلب کر کے ان کی زندگی کو مخدوش بنا دیا ہے۔ اور وہ بمبئی پراونشل مسلم لیگ کی ریلیف کمیٹی سے استمداد کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اول تو یہی یقینی نہیں کہ پراونشل مسلم لیگ کی ریلیف کمیٹی امداد کرنے کے قابل ہو۔ اور اگر وہ کچھ امداد کر بھی سکے۔ تو کب تک وہ کام آسکتی ہے۔ اسی قسم کا ایک اور وار ان اخبارات کو بالکل ختم کر سکتا ہے۔

پھر مسلمانوں کو اپنی مشکلات اور مصائب کا اندازہ ان فسادات سے بھی کرنا چاہیئے جو مختلف شہروں میں آئے دن ہو رہے ہیں۔ اور جن میں مسلمانوں کو بے حد جانی اور مالی نقصان پہنچ رہا ہے۔ بمبئی اور کلکتہ کے المناک حادثات میں مسلمانوں پر جو گزری اس کے خیال سے بھی کلیجہ مونہہ کو آتا ہے۔ لیکن مستقبل کے متعلق جو پیش بندی کی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ بمبئی اسمبلی میں بمبئی ڈسٹرکٹ پولیس ایکٹ مجریہ سنہ ۱۸۹۰ء میں ترمیم کا بل باوجود مسلم لیگ پارٹی کے خلاف آواز اٹھانے بلکہ تمام ارکان کے اجلاس سے واک اوٹ کر جانے کے پاس کر دیا گیا ہے۔ مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے اس بل کے خلاف جن الفاظ میں صدائے احتجاج بلند کی وہ یہ ہیں۔

"میری پارٹی محسوس کر رہی ہے کہ اس بل کا مطلب یہ ہے کہ پولیس والوں کو غیر محدود اختیارات دے دیئے جائیں غالباً ان اختیارات کا استعمال حقیقی غنڈوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ عوام کے کسی خصوصی طبقے (مسلمانوں) کے خلاف ہوا کرے گا"۔

اب غور فرمائیے جب حالات اس درجہ نازک ہو چکے ہوں تو کیا ضروری نہیں ہے۔ کہ ہر مسلمان لیڈر اور ہر مسلمان اخبار نہایت حزم و احتیاط سے کام لے۔ اور جو کچھ عام حالات میں کہا جا سکتا تھا۔ وہ بھی کہنے سے پرہیز کرے۔ اور ساتھ ہی مسلمانوں کو پُر امن رہنے اور صبر و استقلال کے ساتھ سختیاں اور نا انصافیاں برداشت کرنے کی تلقین کی جائے۔ نیز جھگڑے فساد سے بچنے کی سخت تاکید کی جائے۔ ہاں اس وقت اپنا سارا زور مسلمانوں کی تنظیم اور اتحاد کے لئے صرف کیا جائے۔ اور ان کی ایسی تربیت کی جائے۔ کہ جس وقت جو مطالبہ بھی ان سے کیا جائے۔ اسے انتہائی خوش اسلوبی کے ساتھ پورا کریں اور متحدہ طور پر اسے سرانجام دیں۔ ایسی صورت میں کسی ذاتی تکلیف اور ذاتی نقصان کی قطعاً پروا نہ کریں۔

اگر موجودہ مشکلات اور مصائب کے نتیجہ میں مسلمانوں میں ایسی روح پیدا ہو جائے تو یہ کوئی مہنگا سودا نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ روح نہ صرف انہیں ان کے حقوق دلائیگی بلکہ دنیا میں ان کی عزت اور وقار بھی قائم کر دے گی۔ لیکن اگر بے احتیاطی سے کام لیا گیا اور بے جا جوش و خروش کی نمائش کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ نہایت ہی [illegible] ہوگا۔ قابو یافتہ طاقتیں قیام امن کی آڑ میں مسلمانوں کے ساتھ جو بھی سلوک کرینگی وہ نہایت ہی بھیانک [illegible]

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

فسادیوں نے ڈھاکہ میں احمدیہ دارالتبلیغ اور مسجد احمدیہ کو نذر آتش کر دیا

قرآن کریم اور بہت سا اسلامی لٹریچر جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا

برہمن بڑیہ بنگال۔ ۲۸ ستمبر۔ مکرم دولت احمد خاں صاحب خادم جنرل سیکرٹری صوبائی جماعت احمدیہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ

صوبائی جماعت احمدیہ بنگال کے دارالتبلیغ کو جو ۴ بخشی بازار روڈ ڈھاکہ میں ہندو آبادی کی اکثریت کے درمیان واقع ہے۔ ابتداءً لوٹا گیا۔ اور پھر ۲۲ ستمبر کی شام کو نذر آتش کر دیا گیا۔ مسجد احمدیہ جل کر بالکل خاکستر ہو گئی۔ اور دارالتبلیغ کا وہ حصہ جو پختہ تھا۔ اسے بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ دفتر کا سامان۔ آفس ریکارڈ۔ قرآن کریم اور بہت سا مذہبی لٹریچر بھی جل کر راکھ ہو گیا۔ نقصان کا اندازہ تیس ہزار سے زیادہ کا ہے۔ پراونشل آفس عارضی طور پر برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جہاں ۹ - ۱۰ اور ۱۱ اکتوبر کو صوبائی انجمن احمدیہ کا سالانہ اجلاس ہوگا۔

فسادات کے سلسلہ میں کلکتہ کے بعد یہ دوسرا حادثہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے نہایت پُرامن اور ہر قسم کے جھگڑے فساد سے الگ تھلگ رہنے اور ہر مذہب و ملت کے لوگوں کی مصیبت کے وقت ہر ممکن مدد کرنے والے احمدیوں کو پہنچا ہے۔ ہم اپنے مصیبت زدہ بھائیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مفسدین کو سمجھ اور عقل عطا کرے۔ اور وحشیانہ حرکات سے باز رکھے۔

اے خدا تو اپنے فضل سے میرے دل میں دین کے کاموں کیلئے رغبت پیدا کر

فرمایا:۔ "یاد رکھو۔ جب دنیا میں تمہارا کوئی بوجھ اٹھاتا ہے۔ تو تم اسے مزدوری دیتے ہو۔ پھر تم کس طرح خیال کر سکتے ہو۔ کہ خدا کے لئے اس کے دین کا بوجھ اٹھاؤ۔ اور وہ تمہیں مزدوری نہ دے۔ خدا تعالیٰ اس بوجھ کے اٹھانے کی ہمیشہ اپنی جماعتوں کو مزدوری دیتا چلا آیا اور دیتا چلا جائیگا۔ اور اسکی مزدوری یہی ہے۔ کہ جب ہم اس جہان میں اس کے دین کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ تو وہ اگلے جہان میں ہمارے بوجھ اٹھا لیتا ہے۔ جہاں دائمی اور ابدی زندگی ہمارا انتظار کر رہی ہوتی ہے۔ یہ کتنا سستا سودا ہے۔ کہ ہم اپنی عمر کے تیس یا چالیس یا پچاس یا ساٹھ سال اس کا بوجھ اٹھائیں۔ اور لاکھوں۔ کروڑوں بلکہ اربوں ارب سال کی زندگی میں ہمارے تمام بوجھ خود اٹھالے۔ اگر اتنے سستے سودے کی طرف بھی کسی کی توجہ نہیں ہوتی۔ تو اس کے دل پر زنگ لگ چکا ہے۔ اور اب اس کے لئے دعا کے سوا کوئی چارہ نہیں اور خدا ہی ہے۔ جو اس کے زنگ کو دور کرے۔ پس اگر کوئی شخص دین کے اس کام کے لئے بھی اپنے دل میں بشاشت نہیں پاتا۔ تو اسے سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ وضو کرے اور نفل پڑھنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرے۔ کہ اے خدا دین کے کاموں کے متعلق میرے دل میں بشاشت پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ دین کا بوجھ اٹھانے کی مجھے توفیق ملتی ہے۔ تو اپنے فضل سے میرے دل میں دین کے کاموں کے لئے رغبت پیدا کر۔ اور مجھے ان بوجھوں کے اٹھانے کی توفیق عطا فرما۔ تا کہ قیامت کے دن تو خود میرے تمام بوجھ اٹھا لے"۔

تحریک جدید کے بارھویں سال کا وعدہ کرنے والو! اور دفتر دوم کے سال دوم کے لئے وعدہ کرنے والو۔ اس سال میں صرف دو ماہ کا قلیل ترین وقت رہ گیا۔ دس ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ اب جلد سے جلد اپنا فرض ادا کرنے کا موقعہ ہے۔ اگر آپ ۳۱ اکتوبر تک یعنی اپنے مقررہ ماہ سے ایک مہینہ پہلے ادا کر لیں۔ تو آپ زیادہ ثواب حاصل کرنے والے ہوں گے۔ تو آپ کا نام ۳۱ اکتوبر کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کر دیا جائیگا۔ پس آپ اپنے دل میں بشاشت پیدا کریں۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

۳ اکتوبر بروز جمعرات کا روزہ

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ نازک ایام میں احمدیت اور اسلام کی ترقی اور حفاظت کے لئے اجتماعی طور پر دعائیں کرنے کی غرض سے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تمام احباب ماہ اکتوبر کی ہر جمعرات اور سوموار کو روزہ رکھیں۔ اس سلسلہ میں پہلا روزہ ۳ اکتوبر بروز جمعرات کا ہوگا۔ سوائے کسی معذور کے تمام احباب اس دن روزہ رکھیں۔ اور اسلام اور احمدیت کی حفاظت و اشاعت کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں۔

مکتوب شکاگو (امریکہ)

(از الفضل کے خاص نامہ نگار مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر)

نیگروز پر انسانیت سوز مظالم

امریکہ میں دو کروڑ کے قریب نیگرو بستے ہیں۔ امریکہ کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ملک کی تہذیب یافتہ اقوام اُن سے کتنا بھیانک اور شرمناک سلوک کرتی رہی ہیں۔ شاید یہ خیال کیا جائے۔ کہ یہ پہلے وقتوں کی باتیں ہیں۔ بیشک ایسے واقعات میں پہلے جیسی کثرت نہیں۔ لیکن اب بھی سیاہ فام آبادی سے مساوات کا سلوک نہیں ہوتا۔ خصوصاً ریاستہائے متحدہ کے جنوبی حصہ میں اختلافات کی خلیج بہت وسیع ہے۔ ابھی پچھلے دنوں کی بات ہے۔ کہ دو نیگرو اپنی بیویوں سمیت ایک گورے امریکن کی کار میں ریاست جارجیا کے شہر میز ور میں سے گزر رہے تھے۔ یہ گورا امریکن ان کو اپنے زرعی فارم میں کام کرنے کے لئے لے جا رہا تھا۔ کہ اچانک ایک ہجوم نے کار کو گھیر لیا۔ چاروں نیگروز کو کار سے گھسیٹ کر باہر کھڑا کیا گیا۔ ہجوم کے لیڈر نے سگنل دیا۔ بندوقوں سے مسلح گوروں نے بیک وقت فائر کیا اور ساٹھ گولیاں ان کے جسموں سے پار ہو گئیں۔ یہ کوئی ایک واقعہ نہیں۔ ابھی ریاست "مسسسپی" میں ایک کالے پر گھوڑوں کی تین زینیں چرانے کے الزام میں مقدمہ چلا۔ ملزم ضمانت پر رہا ہو گیا۔ جس پر گوروں کو غصہ آیا۔ کچھ گوروں نے اسے پکڑ کر مار دیا۔ ان واقعات سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ نسلی تفاوت کی خلیج کو پاٹنے اور مغربی قوموں کو اخوت و مساوات کا سبق پڑھانے کی موجودہ دور میں کس قدر ضرورت ہے۔

سینما اور ریڈیو کے بد اثرات

ایک مختصر نوٹ میں یہ عرض کیا گیا تھا۔ کہ امریکہ میں مجرمین کا معتد بہ حصہ دس سے سترہ سال کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ہیں۔ لیکن جو سرکاری اعداد و شمار حال ہی میں شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ویسے بھی جرائم کی تعداد میں زیادتی ہو رہی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال کی نسبت ۱۹۴۶ء کی پہلی ششماہی میں جرائم میں تیرہ فی صدی کا اضافہ ہو گیا ہے۔ ان میں قتل۔ زنا۔ چوری۔ ڈکیتی جیسے صرف بڑے بڑے جرائم کو شمار کیا گیا ہے۔ سرکاری شمار بتاتا ہے۔ کہ چھ کروڑ کی آبادی میں ان بڑے جرائم کی تعداد باون ہزار سے متجاوز ہے۔ جو ۱۹۴۵ء کی تعداد سے چھ ہزار زائد ہے۔ اس میں سارے امریکہ کا اندازہ نہیں لگایا گیا۔ نہ ہی معمولی جرائم کو شمار کیا گیا ہے۔ پولیس چیف نے ان جرائم کے بواعث کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس اضافہ کی اہم وجہ سینما اور ریڈیو کے بد اثرات بھی ہیں۔ پھر یہ بھی کہ یہاں اولاد پر والدین کا دباؤ بہت ہی کم ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ کے لئے بارہ سال قبل سینما کے امتناع کا اعلان فرما چکے ہیں۔

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا کے لئے مجسم رحمت تھے۔ آپ نے خدا تعالےٰ کے زبردست نشانات دکھا کر کئی مردہ روحوں کو زندگی بخشی۔ کئی اندھوں کو بینائی عطا کی۔ اور کئی بہروں کے کان کھولے۔ آپ کو خدا تعالےٰ نے اکثر عظیم الشان انقلابات سے قبل از وقت اطلاع فرمائی۔ جو مومنین کے لئے آئے دن ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں۔ اور مخالفین پر اتمام حجت کرتے ہیں۔

میرے خیال میں مندرجہ ذیل الہامات حالاتِ حاضرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں ہندوؤں اور مسلمانوں کی حالت کی وضاحت فرما کر یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ گو مسلمان کمزور ہیں۔ مگر دشمنانِ اسلام کو ہرگز خیال نہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کو کچل سکیں گے یا وہ خدا کے پاک مذہب کے حامل ہیں۔ اس لئے خدا ان کی حفاظت فرمائے گا۔ اور جو لوگ انہیں کچلنا چاہیں گے۔ گو وہ طاقت میں ان سے کہیں بڑھ کر ہوں۔ خدا تعالےٰ انہیں اصحاب الفیل کی طرح ہزیمت اور نامرادی کا نشانہ بنائے گا۔

پھر ان الہامات میں مسلمانوں کے لئے یہ ہدایت بیان فرمائی ہے۔ کہ انہیں اس زمانہ میں قلم کو بزور استعمال کرنا چاہیئے مگر شرط یہ ہے۔ کہ سلطان القلم کی ہدایت کے مطابق اسے استعمال کیا جائے۔ ورنہ ان کی تحریریں بے نتیجہ اور ان کی کوششیں بے سود ثابت ہونگی۔

اس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف فوجی طاقت کو کام میں لایا جائے گا۔ مگر خدا تعالےٰ ان کی فوجوں کے مقابل اپنی فوجیں نازل کرے گا۔ جو اس سلطان القلم اور اس کے پیرووں کی تائید اور نصرت اور مدد کرینگی۔ اس کے علاوہ ان میں یہ بھی وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ ان دنوں خدا کا غضب بھڑک اٹھے گا۔ جس کے نتیجہ میں اسلام کے دشمن یا تو رجوع الی الحق کرینگے یا تباہ کر دیئے جائینگے۔ اور جو غافل مسلمان ہیں انہیں پوری تنبیہہ کی جائے گی مگر نیک اور پاکباز لوگ کامیاب ہونگے اور ان کی کامیابی کی جڑ اتقا ہوگی۔ یعنی قوانین و فرامین الٰہیہ کی کامل اطاعت۔

پھر اور امور کے علاوہ ایک خاص امر کی طرف توجہ دلائی۔ جو اس وقت تلوار بلکہ تیز تر تلوار کا کام دے گا۔ یعنی دلائل اور نشانات کا آسمانی حربہ اور آخر میں یہ وضاحت فرمائی کہ گو مخالف اسلام ضدیت کو قائم کرنا چاہیں گے۔ مگر خدا تعالےٰ اپنے روحانی آدم کو جسے اس نے خلافت کے لئے اس زمانہ میں خود منتخب فرمایا ہے اپنا خلیفہ ثابت کر دکھائے گا۔

ان الہامات میں ایک عجیب بات یہ ہے۔ کہ اکثر الہامات ماہ مئی سے لے کر ستمبر تک کے ہیں۔ اور انہی مہینوں میں موجودہ انقلابات کا بکمال ظہور ہوا ہے اور ۲ ستمبر کا الہام (کہ اسی تاریخ عارضی حکومت کا وجود ظہور میں آیا) خاص طور پر قابل غور ہے۔

الہامات معہ تاریخ

قبل از مئی ۱۹۰۱ء "اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے۔ اور وہ سورۃ ہے الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ کہ کیا تو نے نہیں دیکھا۔ کہ تیرے رب نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا۔ یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا۔ ۔ ۔ ۔

اس وقت اصحاب الفیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اصحاب فیل زور میں ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔

مجھے بھی یہی الہام ہوا ہے۔ جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کر کے رہے گی۔" (الحکم جلد ۵ عدد ۲۶ صفحہ ۳ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء)

(۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء)

سُلْطَانُ الْقَلَمِ (الحکم جلد ۵ عدد ۲۲ صفحہ ۲ مورخہ ۱۷ جون ۱۹۰۱ء)

ابتدا جولائی ۱۹۰۱ء فرمایا "تین دن ہوئے مجھے الہام ہوا تھا۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً یعنی میں فوجیں لے کر تیرے پاس اچانک آؤنگا۔

اس الہام کے متعلق فرمایا "میں حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدمات میں ہوا ہے۔ افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں۔ اور ایک جماعت ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے اس کے تو انتقام کے ساتھ بھی رعایت کا جوش ہوتا ہے پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے۔ تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں جب تک مقابل کی طرف سے جوش انتقام کی حد نہ ہو جائے۔ خدا تعالےٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔" (الحکم جلد ۵ عدد ۲۶ صفحہ ۹ مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۰۱ء)

۱۷ اگست ۱۹۰۱ء۔ الہام ہوا۔ اَیَّامُ غَضَبِ اللّٰہِ یعنی غضب الٰہی کے دن۔

فرمایا جب یہ وحی ہوئی۔ تو میں غضب الٰہی سے ڈر گیا۔ اور میں نے دعا کی تب یہ وحی ہوئی۔ غَضِبْتُ غَضَبًا شَدِیْدًا۔ یعنی میں سخت غصہ میں ہوں۔

پھر دعا کی تو وحی ہوئی اِنَّہٗ یُنْجِیْ اَھْلَ السَّعَادَۃِ یعنی وہ سعید لوگوں کو نجات بخشے گا۔

اس کے بعد وحی ہوئی اِنِّیْ اُنْجِی الصَّادِقِیْنَ یعنی میں راستبازوں کو نجات دونگا (الحکم جلد ۵ عدد ۳۰ صفحہ ۱۴ مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۰۱ء)

۱۵ اگست ۱۹۰۱ء کی صبح کو ایک الہام ہوا

اِنِّیْ اَرٰی بَعْضَ الْمَصَائِبِ تَنْزِلُ یعنی میں بعض مصائب کو نازل ہوتے دیکھ رہا ہوں۔

۲۶ اگست ۱۹۰۱ء فرمایا "تقویٰ کے مضمون پر ہم کچھ شعر لکھ رہے تھے اس میں ایک مصرع الہامی درج ہوا۔ وہ شعر یہ ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس میں دوسرا مصرع الہامی ہے (الحکم جلد ۵ عدد ۳۲ صفحہ ۹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۲۶ یا ۲۷ اگست یا اس کے قریب ایک دن حضرت نے فرمایا۔ "ہم نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک شخص نے قے کی ہے۔ اور اس پر کپڑا دے کر اسے چھپاتا ہے۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۳ صفحہ ۹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۲۸ اگست کو حضرت نے فرمایا کہ

"ہمارے مخالف دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو مسلمان ملّا مولوی وغیرہ، دوسرے عیسائی انگریز وغیرہ دونوں اس مخالفت میں اور اسلام پر ناجائز حملے کرنے میں زیادتی کرتے ہیں ان دونوں قوموں کے متعلق ایک نظارہ دکھایا گیا۔ اور الہام کی صورت پیدا ہوئی۔ مگر اچھی طرح یاد نہیں رہا انگریزوں وغیرہ کے متعلق اس طرح سے تھا کہ ان میں بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کریں گے۔ اور ملا مولویوں وغیرہ کے متعلق یہ تھا۔ کہ ان میں سے اکثر کی قوت مسلوب ہو گئی ہے۔" (الحکم جلد ۵ عدد ۳۳ صفحہ ۹ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۱ء)

۲ ستمبر ۱۹۰۱ء کو فرمایا "آج ہم نے رؤیا میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا دربار ہے۔ اور ایک مجمع ہے۔ اور اس میں تلواروں کا ذکر ہو رہا ہے۔ تو میں نے اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے کہا کہ "سب سے بہتر اور تیز تر وہ تلوار ہے جو تیری تلوار میرے پاس ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تلوار سے مراد وہی حربہ ہے۔ جو کہ ہم اس وقت اپنے مخالفوں پر چلا رہے ہیں جو آسمانی حربہ ہے۔" (الحکم جلد ۵ عدد ۳۳ صفحہ ۹)

۱۴ ستمبر ۱۹۰۱ء فرمایا "میں نے ایک مرتبہ (خواب) دیکھا۔ کہ میرے ہاتھ میں

ایک کاغذ ہے۔ میں نے ایک شخص کو دیا۔ کہ اسے پڑھو۔ تو اس نے کہا کہ اس پر اداسین لکھا ہوا ہے۔ مجھے اس سے کراہت آئی۔ میں نے اسے کہا۔ کہ تو مجھے دکھا۔ جب میں نے پھر ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ تو اس پر لکھا ہوا تھا۔ اَرَدْتُّ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ یعنی میں نے ارادہ کیا۔ کہ اپنا خلیفہ مقرر کروں۔ پس میں نے آدم (یعنی مسیح موعود) کو پیدا کیا۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۹ صفحہ ۲ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء کو بعض الہامات کے سلسلہ میں ایک الہام یہ بھی ہے۔ "فری مین مسلط نہیں کئے جائیں گے۔ کہ اس کو ہلاک کریں"۔ فرمایا۔ "فری میسن کے متعلق میرے دل میں گزرا۔ کہ ان کے ارادے مخفی ہوں"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۳۷ صفحہ ۷ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۱ء)

ان الہامات میں جماعت احمدیہ کے لئے خصوصاً اور مسلمانوں کے لئے عموماً بشارات درج ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم بھی اپنے فرائض کو نہ بھولیں۔ اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ جو اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اللّٰھم اٰمین۔

خاکسار محمد صادق (مبلغ سماٹرا) قادیان

سالانہ اجتماع اور ورزشی مقابلے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ورزشی مقابلوں کے لئے زعماء کرام سے یہ التماس کی گئی تھی۔ کہ اپنی مجالس کے ان خدام کے نام جو ان مقابلوں میں حصہ لینا چاہیں۔ یکم اکتوبر تک دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ لیکن افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ابھی تک سوائے ایک مجلس کے کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب یہ آخری اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ دس اکتوبر تک مندرجہ ذیل مقابلوں کے لئے ناموں کی فہرستیں دفتر میں آ جانی چاہئیں۔ نظر۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ معائنہ۔ سونگھنا۔ حفظ ذہن۔ پیغام رسانی ذہانت کا پرچہ۔ کلائی پکڑنا۔ پول والٹ۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ .. اگر کی دوڑ۔ مقابلہ احزاب۔ کبڈی۔ رگڈیچ۔ رسہ کشی

نائب مہتمم صحت جسمانی و ذہانت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا مولوی محمد علی صاحب سے مباہلہ

تعریف نبوت میں تبدیلی کے متعلق مولوی محمد علی صاحب مباہلہ کر لیں

مولوی محمد علی صاحب کا عجیب طریق

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین نے کچھ عرصہ سے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں۔ اور جب جماعت کے کسی فرد کی طرف سے اس چیلنج کی حقیقت واضح کی جاتی ہے۔ اور اس کا محض ڈھونگ ہونا ثابت کر دیا جاتا ہے۔ یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مولوی صاحب سے مناظرہ اور مباہلہ پر آمادگی ظاہر کر دی جاتی ہے۔ تو پھر مولوی صاحب موصوف ایک عرصہ کے لئے خاموش ہو جاتے ہیں۔ پھر جب ان کے چیلنج پر ایک لمبا عرصہ گذر جاتا ہے۔ اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہماری طرف سے جو جواب اس چیلنج کا دیا جا چکا ہے۔ اس کی یاد لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکی ہو گی۔ تو پھر مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں۔ ان کے اس طریق سے یہ حقیقت واضح ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف دل سے نہ مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ مباہلہ۔ ہاں وہ اپنے اس چیلنج سے اپنے رفقاء اور عام پبلک کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے مناظرہ کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ مگر حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں کسی بات کے لئے آمادہ نہیں۔

مولوی صاحب موصوف کا یہ طریق رہا ہے۔ کہ وہ کسی اصولی بات پر فیصلہ کن مناظرہ اور مباہلہ کے لئے کبھی تیار نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ بعض جزوی امور پر یا ایسے امور پر جو ان کے خود تراشیدہ نتائج ہوتے۔ اور جنہیں وہ دوسروں کے عقائد ظاہر کرتے ہیں مناظرہ اور مباہلہ کی دعوت دے دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ میری ان خود تراشیدہ باتوں پر یا غیر اہم جزوی امور پر تو مناظرہ اور مباہلہ کرنے کے لئے دوسرا فریق تیار نہیں ہو گا۔ اس لئے اپنے ہمنواؤں اور رفقاء اور عام لوگوں میں میری بات بنی رہیگی۔ اور وہ سمجھیں گے۔ کہ مولوی صاحب بڑے دل گردہ کے مالک ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے امام سے مناظرہ کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی تیار رہتے ہیں۔ مگر اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ مناظرہ و مباہلہ کے ایسے چیلنج محض مولوی صاحب موصوف کا ایک ڈھونگ ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے کمزور عقائد پر پردہ پڑا رہے گا۔

مولوی صاحب کی خاموشی

مولوی صاحب موصوف کو جب اصولی باتوں کی طرف کوئی توجہ دلائے۔ تو وہ خواہ توجہ دلانے والا ان کے اپنے گروہ کا ہی کوئی معزز فرد ہو۔ مگر مولوی صاحب اس کے سامنے اپنے ایسے خلق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ کہ اسکی بات کی طرف کوئی توجہ دینا ہی ضروری نہیں سمجھتے۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ کہ پچھلے سال ۱۹۳۵ء میں مولوی صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بعض امور پر مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اس پر ان کی جماعت کے ایک دوست ملک فیض الرحمن صاحب فیضی اور مولوی صاحب موصوف کے فریق کے ایک دوست محمد اسلم صاحب نے مولوی صاحب کو ایک مشترک خط لکھا۔ جس میں ان دونوں دوستوں نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی کہ آپ غیر متعلق امور کو چھوڑ کر صرف اصولی متنازع فیہ امر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے مباہلہ کریں۔ اس خط میں مولوی صاحب کو یہ لکھا گیا کہ

"ہم آپ کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتے ہیں کہ براہ کرم آپ صرف اس امر پر ہی مباہلہ فرمائیں کہ حضرت صاحب نے اپنا عقیدہ دربارۂ نبوت تبدیل کر لیا تھا۔ اگر صرف اسی امر پر مباہلہ ہو جائے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور کوئی نہ کوئی نشان ظہور میں آئیگا"۔

مولوی صاحب موصوف نے اس خط کا ان دونوں صاحبان کو کوئی جواب نہ دیا۔ یاد دہانی بھی کرائی گئی۔ مگر مولوی صاحب نے اس مشورہ پر کوئی توجہ نہ فرمائی۔ بلکہ ایک ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد کسی شخص عبدالوہاب صاحب جنہوں نے اپنا کوئی عہدہ بھی ظاہر نہ کیا۔ ڈلہوزی سے ان دونوں خطوں کے متعلق صرف اتنا جواب دیا کہ

"آپ کے دو خط امیر قوم ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچے۔ ان کا جواب ضروری نہ تھا۔ اطلاعاً لکھوا جاتا ہے کہ مباہلہ یا مباحثہ کرنا یہ میاں صاحب کا اپنا کام ہے۔ اگر جناب میاں صاحب مباہلہ یا مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ تو ان کو ایسا اعلان کرنے سے کس نے روکا ہوا ہے"۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا جواب

ان دونوں دوستوں نے جب پہلا خط جناب مولوی صاحب موصوف کو لکھا۔ تو اسکی ایک نقل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی بھیج دی۔ جس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے انہیں چھ دن کے اندر اندر دے دیا۔ اور اس میں تحریر فرمایا۔ "یہ بالکل درست ہے کہ انسان مباہلہ اپنے مسلمہ پر کرتا ہے۔ نہ دوسرے کے اتہام پر ہمارا دعویٰ ہے کہ (۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف تبدیل کی۔ (۲) یہ کہ آپ جب بھی نبوت سے انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اس پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ بشرطیکہ مولوی صاحب بھی ہمارے بعض بتائے ہوئے امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ انہیں بھی یہ حق ہو گا کہ ہمارے بتائے ہوئے امر کے بارہ میں اعلان کر دیں کہ ان کا یوں عقیدہ نہیں یوں ہے۔ یا یہ کہ ان سے غلطی ہوئی اب وہ اس غلطی پر قائم نہیں۔ مگر یہ طریق درست نہیں کہ آدمی خود تو چیلنج دیتا جائے اور دوسرے کے چیلنج کو خاموشی سے گذار دے۔ انصاف یہ ہے کہ دونوں کو ایک ساتھ دیا جائے"۔

نیا چیلنج

اس خط کے مضمون کو جناب مولوی محمد علی صاحب تک پہنچا دیا گیا اور بعد میں ۲۳ اگست ۱۹۳۵ء کے "الفضل" میں یہ شائع بھی ہو گیا۔ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان الفاظ میں مباہلہ پر آمادگی کا اعلان ہو گیا۔ تو مولوی صاحب موصوف کا مباہلہ کے متعلق پہلا طمطراق جاتا رہا۔ مگر اب الفضل میں اس خط کی اشاعت پر پورے ایک سال کی خاموشی کے بعد مولوی صاحب موصوف نے پیغام صلح ۱۰ اگست ۱۹۳۶ء میں مباہلہ اور مناظرہ کا ایک اور چیلنج دے دیا ہے۔ مگر اس چیلنج میں پھر بعض جزوی امور کے علاوہ ایک خود تراشیدہ بات بھی شامل کر دی ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ امر منسوب کیا ہے۔ کہ جماعت قادیان کا پیشوا لکھتا ہے کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا۔ اور خود نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا قرار دیا۔ (بقیہ دیکھو ...)

ہمارا سالانہ اجتماع

(ایک دور افتادہ خادم از پیرس)

ہمارا سالانہ اجتماع مختلف اور متعدد وجوہات سے اپنے اندر غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے جس کا تعلق آج یا اس سال سے ہی نہیں۔ بلکہ اس کا واقعی اور حقیقی تعلق احمدیت کے آئندہ مستقبل کے ساتھ ہے۔ احمدیت کی عظیم الشان عمارت کی تعمیر ہمارے خدام کا ارادہ ہے اور یہ اور اس ایسے دیگر امور ہی وہ اینٹیں ہیں۔ جو آج اس کی بنیادوں میں چنی جا رہی ہیں۔ لیکن اس اجتماع کے لئے مستقبل کا یہ تعلق ہی جذب نہیں ہمارے اجتماع میں ہم کے لئے محنت و مشقت۔ سعی وعمل۔ مساوات و اخوت۔ خیالات میں یکسوئی۔ ارادوں میں یک جہتی۔ ہزار ہا قالب اور یک جان ایسے متعدد امور کی عملی تدریس و تربیت۔ بہر نوع اخلاق کی تلقین اور عبادات کی عملی بہترین ایسی بلند مصروفیات ہوتی ہیں۔ کہ جن کی وجہ سے ہمارا اجتماع غیر معمولی جذب اور دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ الٰہی امور کے ملحوظ نظر اور ان امور سے متعلق کیفیات کے زیر اثر گذشتہ سالانہ اجتماع پر افتتاحی خطاب کے موقع پر صدر محترم نے فرمایا تھا۔ کہ سالانہ اجتماع کے یہ تین دن میرے لئے سارے سال میں ایک غیر معمولی لطف اور خوشی کے دن ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے سارا سال ہی ان ایام کا انتظار رہتا ہے۔

صدر محترم کا یہ ارشاد ایک واقعی حقیقت پر مبنی ہے۔ اجتماع کی دلچسپ مصروفیات بلکہ ان مصروفیات کی ہر ایمان افزا کیفیت اس مذکورہ حقیقت پر عملاً شاہد ہوتی ہے۔ اجتماع کا ہر مصروفیت اپنے اندر ایک غیر معمولی وجۂ لطف رکھتی ہے۔ اور ہر وہ خادم جس کے دل میں اپنے آقا کے ارشادات اور ارشاد کی تعمیل۔ اس کی زندگی کی ایک ہی خواہش ہو۔ جس کا دل مومنانہ جذبات سے معمور ہو۔ احمدیت اور اسلام کی خدمت کیلئے ایک واقعی تڑپ جس کے دل میں ہو۔ تو پھر اس خادم کا دل اس اجتماع کے موقع پر یقیناً روح کے لئے ایک غیر معمولی لطف اور سرور حاصل کرتا ہے۔ یہ لطف پھر ایک ایسے کیف کا باعث ہوتا ہے کہ اس سے ہر بار لطف اندوز ہونے کے لئے اُسے ایک انتظار رہتا ہے۔ اور غالباً بلکہ یقیناً یہی وہ وجہ ہے کہ دور افتادگی کے اس عالم میں اجتماع اور میدان اجتماع سے مسافت کی اس دوری کے خیال سے محرومی شمولیت کا کچھ ایسا احساس ہو رہا ہے۔ کہ اس نے ان سطور کے رقم کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس دور افتادہ خادم کے لئے اس محرومی کا احساس کچھ سوا ہی ہو گا۔ کہ جس کی آنکھوں کے سامنے سے گذشتہ کئی اجتماعات سے قبل کی متعدد راتیں اور دن ایک ایک کر کے اپنی دلچسپ یادوں کے ساتھ گذر رہے ہیں۔ اور اس یاد کا اب ایک اخروی احساس چھو رہے ہیں۔ اب اس کی بجائے ایک اور میدان عمل ہے۔ جس کے نقشے جس کی مصروفیات اس سے کچھ مختلف ہیں۔ گو دونوں ایک سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں کے اس میدان میں آرام اور سہولت کے ہر احساس سے بے نیاز ہو کر دن رات مصروف عمل رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

کبھی بیشی سے محرومی کے مواقع پر انسان اس شئے کو پھر اس کے واقعی اور غیر معمولی حسین زاویہ سے دیکھنے لگتا ہے۔ جس سے اس شئے کی قدر کہیں زیادہ نظر آنے لگتی ہے۔ اور اس محرومی کا احساس کہیں زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے محرومی شرکت کے احساس سے بھی اجتماع کی اہمیت۔ اس کی دلچسپی اور جذب پہلے سے کہیں زیادہ محسوس ہونے لگے ہے۔ اور اس احساس کے باعث یہ نوٹ لکھ رہا ہوں اپنے خدام بھائیوں کے لئے تحریک کی غرض سے۔ کہ وہ خدام جنہیں مسافت کی دوری۔ اور سلسلہ سے متعلق کوئی سپرد خدمت اگر روک نہیں تو وہ اپنے اس اجتماع میں ضرور شریک ہوں۔ اور اس کے واقعی فوائد اور برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔ اور پھر اس کے علاوہ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے بیر دنی کے اس ارشاد کی تعمیل مد نظر رہے جو حضور نے گذشتہ سالانہ اجتماع پر فرمایا تھا۔ گذشتہ سالانہ اجتماع پر چند مجالس سے اجتماع میں شریک ہونیوالے خدام کی تعداد پر حضور نے فرمایا تھا کہ "یہ کوئی اچھا نمونہ نہیں۔ بلکہ ایسا نمونہ ہے جیسے دشمن کے سامنے پیش کرتے ہوئے سب سے پسینے کے قطرے آجاتے ہیں"۔ گذشتہ سالانہ اجتماع پر حضور نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ کہ آئندہ والا ہر اجتماع خدام کیلئے اپنے آقا کے ارشادات کی پاسداری اور احترام کے امتحان کا موقع ہو گا۔ اپنے آقا سے محبت اور عقیدت اور مومنانہ غیرت کے امتحان کا موقع ہو گا۔ خدام کو حضور کے اس ارشاد کا واقعی احترام اور تعمیل میں اس اجتماع میں زیادہ سے زیادہ کثرت کے ساتھ شریک ہونا چاہئیے۔ بلکہ مومن کی غیرت اپنے ہر کام کا ہر رنگ کرکے بھی ایسے محبوب آقا کی غیرت پسند نہیں کیا کرتی ہے۔ کہ جس کی جبین مبارک پر ہماری کسی کمزوری اور نالائقی کی وجہ سے پسینہ کے قطرے آجائیں۔ ہمارا یہ اجتماع گذشتہ اجتماعات کی نسبت یہ ایک خاص اہمیت ضرور رکھتا ہے۔ اور وہ مقام ہمارے لئے مقام امتحان ہو گا۔ جب ہمارا آقا اپنے خدام میں تشریف فرما ہو گا۔ اگر خدام اپنے مقدس آقا کے حضور داخل المبرون پر کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ

پھر سالانہ اجتماع ہی کے ایک موقع پر ہمارے آقا سیدنا حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے فرمایا تھا "خادم وہ ہے۔ جو اپنے آقا کے قریب رہے"۔

ہمارا اجتماع اپنے آقا کے غیر معمولی قرب کا موقع ہوتا ہے جبکہ حضور کے ارشادات اپنے خدام کے علوں میں عمل و سعی کی ایک نئی زندگی بھر دیتے ہیں۔ ایک نیا جلا بخشتے ہیں وہ دوری کے اس عالم میں بھی ہم کا عقیدتمند دل بھی اجتماع پر اپنے آقا کے ارشادات سے بہرہ ور ہونے کے لئے ایک تڑپ محسوس کر رہا ہے لیکن اس خواہش کا اظہار کیونکر ہو۔ اس محرومی اور عدم تعمیل ارشادات کی تلافی خیالی ہی ہو جائے۔ یہ چند سطور جو رقم کر رہا ہوں۔ خدا کرے اجتماع میں شریک ہونے والے بعض خدام کے لئے ایک محرک کا باعث ہوں۔ ان کی شرکت اس کی عدم شرکت کی کسی قدر تلافی کر سکے۔ پھر اپنے ان بھائیوں برادران سے امید کے ساتھ اجتماع کے موقع پر خاص طور پر دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جلد احمدیت کو تمام دنیا پر غالب کرے۔ اور اسی سلسلہ میں پھر خدام مختلف ممالک میں جا چکے ہیں یا آئندہ جانیوالے ہیں۔ خدا کرے وہ خدائی پروگرام کی تکمیل میں اپنے خدا کا ہاتھ بن جائیں۔ وہ اپنے عمدہ خدمات کی توفیق اور سعادت پانے والے ہوں۔ اور پھر جلد ہی ساری دنیا کے مشرق و مغرب اس کے ہر ملک اور شہر میں ہر قریہ و دیہہ سے خدام اپنے اس اجتماع پر شرکت کے لئے اس کثرت ہجوم سے آئیں۔ کہ خدائی وعدہ کے مطابق قادیان۔ دارالامان مرجع دیکھنے والوں کی آنکھ میں مرجع خلائق بن جائے۔ اور ہمارے خدا کا یہ نوشتہ جو ہر سالانہ اجتماع پر پورا ہوتا ہے۔ وہ ہمارے سالانہ اجتماع پر بھی پورا ہو۔

یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ آمین

خاکسار ملک عطاء الرحمٰن رکن مجلس خدام الاحمدیہ پیرس۔ فرانس

(بقیہ صفحہ ۴)

مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ بات ان لفظوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کبھی نہیں لکھی بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا یہ عقیدہ ہے کہ دعویٰ کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے شروع دعویٰ سے لے کر آخر تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یعنی ۱۸۹۱ء سے آپ اپنے دعویٰ کی تفصیلی کیفیت کے لحاظ سے نبوت کے مدعی ہیں۔ تبدیلی صرف اس بات میں ہوئی ہے کہ پہلے آپ نے خدا کے الہام میں اپنے لئے نبی کا نام بتا دی محدث بیان فرمایا۔ لیکن ۱۹۰۱ء میں نبی کے نام کو تصریح کے ساتھ اختیار کر لیا۔ اور اس کی تاویل محدث کے نام سے کرنا ترک فرما دی۔ وجہ اس تبدیلی کی وہی اصولی امر ہے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خط میں بیان فرما دیا ہے جو الفضل ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء سے اوپر درج کیا گیا ہے کہ:۔

(۱) "ہمارا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی۔ (۲) آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپ نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اس پر قائم رہے"

اسی طرح آپ تشریعی نبوت اور نبوت مستقلہ کا دروازہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کھلا نہیں مانتے۔ بلکہ صرف ظلی نبوت یعنی ایسی نبوت کا دروازہ کھلا مانتے ہیں۔ جو بواسطہ فیضان محمدی ہو۔ ہاں ایسے آپ واقعی نبوت سمجھتے ہیں نہ کہ محض محدثیت۔ ظلی نبوت کا دروازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کھلا مانا ہے۔ ہاں پہلے رہے تھیں ظلی نبی یعنی محدث کہا ہے۔ اور تبدیلی تعریف نبوت کے بعد اپنی ظلی نبوت کو محدثیت کا دعویٰ قرار نہیں دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے چیلنج کی تمہید میں خود تراشیدہ امر بیان کرنے کے بعد مضمون کے آخر میں بالآخر لکھ دیا ہے:۔

"میری طرف سے موضوع بحث حضرت اس قدر رہے گا کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کیا۔"

اور پھر یہ لکھ کر اس پر مباحثہ اور مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اور ثالث کی شرط کو بھی اڑا دیا ہے۔

اب اس کے متعلق واضح ہو کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جن الفاظ میں الفضل ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء والے خط میں مباہلہ پر آمادگی کا اظہار فرما چکے ہیں۔ اگر جناب مولوی محمد علی صاحب واقعی دل سے مناظرہ اور مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس خط میں بیان کردہ دعویٰ کے متعلق انہیں مناظرہ یا مباہلہ کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔ تبدیلی تعریف نبوت کا سوال ایک تاریخی تحقیق کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کوئی عقیدہ نہیں بلکہ ایک جزوی امر ہے۔ اصولی امر تو صرف تبدیلی تعریف نبوت ہے۔ پس وہ جس وقت بھی ہوئی اس کا ثبوت دوران بحث میں تبدیلی عقیدہ دربارہ تعریف کے متعلق پیش کردہ حوالوں سے آپ ہی آپ مل جائے گا۔ ۱۹۰۱ء کے لفظ پر مولوی صاحب کو ضد اور اصرار کی ضرورت نہیں۔

ہاں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس شرط کے ساتھ مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ کہ آپ کی طرف سے جن امور کے متعلق جناب مولوی محمد علی صاحب کو دعوت دی جا چکی ہے۔ ان پر مولوی صاحب موصوف بھی مباہلہ کے لئے آمادہ ہوں۔ کیونکہ انصاف کا تقاضا ہے کہ دونوں کو ایک سا حق دیا جائے۔

مباہلہ پر آمادگی کا اعلان

پس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مباہلہ پر آمادگی کا وہ اعلان جو ۲۲ اگست ۱۹۴۵ء کو شائع کیا گیا۔ اب دوبارہ مولوی صاحب کے اس چیلنج پر اسے شائع کیا جاتا ہے اگر مولوی محمد علی صاحب واقعی فیصلہ کن طریق پر مباحثہ اور مباہلہ کرنے کے لئے دل سے آمادہ ہیں۔ تو پھر وہ اس کی اشاعت پر اب بھی فیصلہ کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ مگر ان کی سال بھر اس کے متعلق خاموشی سے مجھے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خط میں پیش کردہ دعویٰ پر اور طریق پر ہرگز مناظرہ اور مباہلہ کے لئے آمادہ نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کا چیلنج مباحثہ اور مباہلہ ہمیشہ محض ایک ڈھونگ ہوا کرتا ہے۔ تا ان کے رفقاء ان سے بدظن ہو کر کہیں الگ نہ ہو جائیں۔

مولوی صاحب موصوف نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا ہے "میں اس تحریر کا جواب میاں صاحب کے قلم سے مانگتا ہوں"

چونکہ میں مباہلہ پر آمادگی کا اظہار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خط کے ذریعہ سے پیش کر چکا ہوں۔ لہٰذا اب مولوی صاحب کے لئے گریز کا کوئی راستہ کھلا نہیں۔

قاضی محمد نذیر لائل پوری لیکچرار جامعہ احمدیہ قادیان

مختلف مقامات میں یوم تبلیغ کس طرح منایا گیا

شملہ

جناب عبد الحمید صاحب سیکرٹری تحریر فرماتے ہیں تمام افراد جماعت شملہ کو چھ حلقوں میں تقسیم کر کے فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی کوشش کی۔ مرکز سے آمدہ لٹریچر اور خدام الاحمدیہ کا شائع کردہ ہینڈبل شہر کے تمام حلقوں میں تقسیم کئے۔ اور غیر احمدیوں کے گھروں میں جا کر تبلیغ کی۔ لائبریریوں اور مسجدوں میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے۔

چک سکندر

مرزا محمد حیات صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ تمام احباب جماعت احمدیہ نے اپنے گاؤں اور مضافات کے مختلف گاؤں میں جا کر تبلیغ کی۔ ایک مولوی صاحب ساکن سدوال سے احمدیت کے امتیازی مسائل پر مدلل گفتگو ہوئی جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ غیر احمدی مولوی نے لاجواب ہو کر شور مچایا کہ احمدیوں نے مسجد کو پلید کر دیا ہے ان کو یہاں سے نکال دو۔ جس پر بہت سے لوگوں نے مشتعل ہو کر احمدیوں کو نکل جانے کو کہا۔ لیکن احمدی صبر و استقلال سے مسجد میں نماز ادا کر کے رخصت ہوئے۔ جس کی وجہ سے گاؤں کے سنجیدہ لوگوں پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

رنگون

جناب عبد القادر صاحب سیکرٹری تبلیغ انجمن لکھتے ہیں۔ انجمن نے ایک موٹر لے کر کرایہ پر لے کر تمام شہر میں منادی کر کے مختلف محلوں سے غیر احمدی احباب کو مسجد احمدیہ میں اکٹھا کر کے جلسہ منعقد کیا۔ جلسہ کی کارروائی زیر صدارت محمد ابوبکر صاحب بی۔ اے۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹر ہائی کورٹ رنگون (جو ایک معزز غیر احمدی ہیں) ٹھیک دو بجے شروع ہوئی۔ سات تقاریر مختلف زبانوں میں کی گئیں۔ پہلی تقریر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے "کیا آیت خاتم النبیین اجرائے نبوت کے منافی ہے" کے موضوع پر بزبان اردو کی۔ مولوی محمد احمد صاحب مولوی فاضل نے "ابتدائے اسلام اور احمدیت کا اس سے کیا تعلق ہے" کے موضوع پر اردو زبان میں کی۔ عبد الغنی صاحب تاجر نے برمی زبان میں اسلام اور احمدیت کی صداقت پر تقریر فرمائی۔ خواجہ گل محمد صاحب تاجر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر اردو میں تقریر کی۔ محترم اللہ داد خان صاحب آف کراچی۔ انگریزی میں مذہب کی ضرورت۔ اسلام کی صداقت اور احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے بیان کیا۔ محمد صاحب نے تامل زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپ کی پیشگوئیوں کی صداقت پر تقریر کی۔ چوہدری محمد افضل صاحب نے "حیات مسیح ایک مشرکانہ عقیدہ ہے" کے موضوع پر تقریر کی۔ ان سب تقاریر کو حاضرین جلسہ جس میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ معزز ملازمین گورنمنٹ اور بڑے بڑے تاجر اصحاب شامل تھے۔ نہایت توجہ اور غور سے سنا صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں جماعت کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کیا۔

ساناں گلم (جنوبی ہندوستان)

جناب محمد ابوالوفا صاحب سیکرٹری تحریر فرماتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور اس زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت کے متعلق ایک اشتہار ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر ہر ایک مسلم گھر اور دکان میں تقسیم کیا۔

موٹر سائیکلیں خریدیئے
ہمارے ہاں سیکنڈ ہینڈ بہت اچھی حالت میں بی۔ ایس۔ اے اور نارٹن موٹر سائیکلیں چالو حالت، گڈ کنڈیشن ٹائر ٹیوب برانڈ نیو ۳½ ہارس پاور والے اور ان کے پرزہ جات مل سکتے ہیں۔ بی۔ ایس۔ اے کی قیمت ۸۰۰/ اور نارٹن کی ۷۰۰/ جورہٹ ڈلیوری ہے۔ خواہشمند احباب آرڈر کے ساتھ ۲۵/ فیصدی ایڈوانس بھیجدیں۔ ایک درجن منگوانے والے کو کرایہ معاف۔
امیر الدین اینڈ کمپنی مرچنٹس اسسٹ آفس جورہٹ (آسام)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۳۰ ستمبر۔ پنجاب کے چھوٹے سرکاری ملازمین کی فیڈریشن نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ حکومت نے تنخواہوں اور مہنگائی الاؤنس سے متعلق فیڈریشن کی یادداشت کا کوئی جواب نہیں دیا اس لئے ۸ اکتوبر کو قریباً ۳۰۰ ہزار ملازمین نصف گھنٹے کے لئے ہڑتال کریں گے۔

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ بنگال کے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے اسمبلی میں بتایا کہ حکومت ہند نے تمام صوبائی وزرائے صنعت کی ایک کانفرنس بلائی ہے لیکن حکومت بنگال کا کوئی نمائندہ اس میں شامل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بنگال کی وزارت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ حکومت ہند کی کسی کانفرنس میں شامل نہیں ہوگی۔

حیدرآباد ۳۰ ستمبر۔ بنگال میں بھوک اور افلاس کی وجہ سے عوام سخت تکلیف میں ہیں سیاسی حلقوں میں کہا گیا ہے کہ اگر جلد حکومت نے کوئی انتظام نہ کیا تو زبردست سیاسی انقلاب پیدا ہو جائے گا۔

طہران ۳۰ ستمبر۔ چند گھنٹوں کے اندر کے بعد ایران کی مرکزی حکومت اور قبائل میں پھر جنگ چھڑ گئی ہے۔ قبائلیوں نے کامیابی کے ساتھ مرکزی حکومت کے ہوائی جہازوں کو نیچے گرا لیا ہے مصالحت کی سب کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ گاندھی جی نے ایک بیان میں کہا کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ ہو یا نہ ہو ہندوستان کی آزادی اب یقینی طور پر آ رہی ہے۔ اب کوئی طاقت اس آزادی کو نہ روک سکتی ہے نہ ملتوی کر سکتی ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا کانگرس کچھ اور بھی قربانی کر کے مسلم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ نہیں کر سکتی آپ نے کہا ہم ایک عارضی فائدہ کے لئے اپنا اصول قربان نہیں کر سکتے۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں کو کسی ملک کی قومی تحریک کو دبانے یا ہمسایہ ملکوں یا دیگر عوامی تحریکوں کو کچلنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ عبوری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت ہند کے غیر ضروری عہدے اڑا دیئے جائیں۔ اس سلسلے میں ابتدائی کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔

رانچی ۳۰ ستمبر۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد خوراک ممبر حکومت ہند نے ایک تقریر میں کہا۔ جن لوگوں کے پاس اناج کا سٹاک موجود ہے انہیں یہ سٹاک جلد منڈیوں میں پہنچا دینا چاہئے۔ ورنہ وہ سخت نقصان اٹھائیں گے۔ آپ نے کہا جب تک میں خوراک کے محکمہ کا انچارج ہوں ملک میں اناج کی موجودہ قیمت کو ہرگز نہ بڑھنے دوں گا۔

کلکتہ ۳۰ ستمبر۔ آج ایک دھماکہ کی وجہ سے ...ن ...ن ہلاک ہو گئے اور متعدد مجروح ہوئے۔ ... دو آدمیوں کو چھرا گھونپ کر زخمی کیا گیا۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ ... لکھنؤ ... مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی ... بیگم شاہ نواز صاحب بھوپال بھی دوبارہ آپ کو ملے ہیں۔

نیورمبرگ ۳۰ ستمبر۔ نازی اکابرین کے خلاف جو مقدمہ چل رہا تھا آج ٹریبونل نے اس کا فیصلہ سنانا شروع کر دیا ہے۔ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ ان لوگوں نے اس قدر جرائم کا ارتکاب کیا ہے کہ اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔ فیصلہ کئی دن تک سنایا جاتا رہے گا۔

ناگپور ۔ ستمبر۔ یکم اکتوبر سے صوبہ سی پی چار اضلاع میں مکمل بندش شراب کا قانون نافذ ہو جائے گا۔

مدراس ۳۰ ستمبر۔ وزیر اعظم مدراس نے صوبہ کے عوام کو یقین دلایا ہے کہ چاول کے راشن میں تخفیف کر دینے کی جو تجویز زیر غور تھی اس پر اب عمل نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ مرکزی حکومت نے مناسب مدد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ گاندھی جی نے نمک پر سے ٹیکس اڑانے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا نمک پر ٹیکس لگانا ایسا ہی ہے جیسے پانی یا ہوا پر ٹیکس لگا دینا۔ اسے جلد از جلد ختم کر دینا چاہیئے۔

کلکتہ ۳۰ ستمبر۔ حکومت بنگال نے کلکتہ سے شائع ہونے والے تمام اخبارات کو حکم دیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والی کوئی خبر یا مضمون شائع نہ کریں۔ شہر میں جو واردات ہو رہی ہیں ان کی تفصیل بالکل شائع نہ کی جائے۔ کلکتہ کے بیس اخبارات کے نمائندوں نے اس حکم پر غور کیا۔ اور کثرت رائے سے فیصلہ کیا ہے کہ اس حکم کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے کلکتہ سے کوئی اخبار بھی شائع نہ کیا جائے۔

کلکتہ ۳۰ ستمبر۔ شہر کے قصابوں نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ان کی حفاظت کا مناسب انتظام نہ کیا جائے گوشت بیچنا بند کر دیا جائے۔

ڈھاکہ ۳۰ ستمبر۔ مسٹر حسین شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے مسٹر داسے لیڈر کانگرس پارٹی کے ہمراہ فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا آپ نے ہندو مسلمانوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے عوام کو پرامن رہنے کی تلقین کی۔

حیدرآباد ۳۰ ستمبر۔ سر مرزا اسمٰعیل نے مذہبی راہنماؤں کے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حضور نظام کی دلی خواہش ہے کہ ریاست کے ہر مذہب و ملت کے افراد کے ساتھ برابر کا برتاؤ کیا جائے۔

ناگپور ۳۰ ستمبر۔ ۲۲ آدمیوں کو سول نافرمانی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں چند مستورات بھی شامل تھیں۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ کل نواب صاحب بھوپال نے مسٹر محمد علی جناح اور گاندھی جی سے ملاقات کی ہے۔ آج آپ نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آپ یہ ملاقاتیں مسلم لیگ اور کانگرس کے درمیان سمجھوتہ کرانے کی غرض سے کر رہے ہیں۔

لنڈن ۳۰ ستمبر۔ گاندھی جی کے خاص ایلچی مسٹر گھوش نے لارڈ پیتھک لارنس اور سر سٹیفورڈ کرپس سے ملاقات کرنے کے بعد ایک بیان میں کہا میں جس مقصد کے لئے یہاں آیا ہوں۔ اس میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہندوستان کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے مسٹر چرچل کی کنزرویٹو پارٹی جو طرز عمل اختیار کرے گی۔ اس کا سب کو علم ہے۔ لیکن انگلستان کے عوام اور اکثر ممبران پارلیمنٹ اس سلسلے میں مسٹر چرچل کی رائے کو کوئی خاص وقعت نہیں دیتے۔ آپ نے کہا اب وقت آ گیا ہے۔ کہ لیگ کانگرس سمجھوتہ کی غرض سے مسٹر جناح اور پنڈت نہرو آپس میں ملاقات کریں۔

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ گاندھی جی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور باہر سے مدد ملنے کی زیادہ توقع نہ رکھیں کیونکہ دیگر ممالک میں غذائی صورت حالات